مرثیہ ۳

جب لالۂ شفق نے دکھائی بہارِ صبح (۱) پھیلا جہاں میں رنگِ گلِ شاخسارِ صبح
برپا ہوا جو غلغلۂ اقتدارِ صبح بیدار خوابِ شب سے ہوا تاجدارِ صبح
پرچم پڑھا نجوم و قمر کی شکست کا
نورِ سحر کو حکم دیا بندوبست کا

یہ صولتِ سحر سے بڑھا اضطرارِ شب مشکل ہوا زمانے میں اک دم قرارِ شب
بڑھ کر شفق نے لوٹ لیا زرنگارِ شب (۲) بیدارِ خوابِ شب سے ہوا تاجدارِ شب
گھیرا ضیائے صبح نے یہ شش جہات کو
بے ظلمتِ عدم نہ ملا چین رات کو

گو منزلوں ابھی شہِ زریں کلاہ تھا پر حال یاں ستاروں کی صف کا تباہ تھا
یوں بے فروغ چہرۂ گردوں پہ ماہ تھا (۳) زنگی کے رخ پہ دانۂ خال سیاہ تھا
تیرِ شہاب سہم کے فوراً نہاں ہوا
قمر کے سر سے گر کے علم کہکشاں ہوا

www.emarsiya.com

بوئے بہشت آتی تھی بادِ نسیم سے گویا جہاں میں آئی تھی باغِ نعیم سے
عنبر کی بو خجل تھی گلوں کی شمیم سے (۴) شبنم کے در خوش آب تھے دُرِّ یتیم سے
ایسی ہوا موافق گلزار ہو گئی
جو تندرست نرگس بیمار ہو گئی

تازہ کیا نسیم سحر نے چمن کا رنگ لالہ مٹا رہا تھا عقیق یمن کا رنگ
تھا یاسمن کے پھولوں میں درِ عدن کا رنگ (۵) غنچے کی بو سے اڑتا تھا مشکِ ختن کا رنگ
کھل کھل کے پھول نافوں کی صورت مہکتے تھے
ذکرِ خدا میں مرغِ خوش الحان چہکتے تھے

مشغول تھے عبادتِ حق میں خدا پرست سر سجدۂ نیاز میں تسبیح زیبِ دست
شورِ اذاں سے خاطرِ ناقوس تھی شکست (۶) دیندار ہوشیار تھے اربابِ کفر مست
صف صف تھے مسجدوں میں نمازی کھڑے ہوئے
بے ہوش بتکدوں میں برہمن پڑے ہوئے

www.emarsiya.com

سرشارِ خوابِ غفلتِ دنیا تھے نابکار　　بڑھ بڑھ کے جو نقیبوں نے کی ہر طرف پکار
اے شامیو اٹھو کہ ہوئی صبح آشکار　　(۷) بدمست خواب مست سے چونکے سب ایکبار
منہ ہاتھ دھوئے اور کمر باندھنے لگے
کھولے نشاں تیغ و سپر باندھنے لگے

واں صف کشی کی دھوم تھی تا آسماں بلند　　یاں تھا خدا کی فوج میں شورِ اذاں بلند
تھا خیمۂ حرم میں خروشِ فغاں بلند　　(۸) سوئے فلک تھے دستِ امامِ زماں بلند
کہتے تھے تو کریم ہے بندہ نواز ہے
پروردگار ذات تری کارساز ہے

شاکر ہوں تیری لطف و عنایت کا اے کریم　　تو نے دیا ہے رتبہ امامت کا اے کریم
حاشا نہیں غرورِ شجاعت کا اے کریم　　(۹) اقرار ہے قصورِ عبادت کا اے کریم
آیا ہوں یاں کہ شیعوں پہ سر کو فدا کروں
اقرار جو ازل سے کیا ہے ادا کروں

www.emarsiya.com

آگے مرے شہید ہو لشکر قبول ہے　　ٹکڑے ہوں میرے خویش و برادر قبول ہے
اکبر ہو قتل اور علی اصغر قبول ہے　　(۱۰) گردن ہو میری شمر کا خنجر قبول ہے
تن خاک پر ہو سر میرا نوکِ سناں پہ ہو
اور شکر ذوالجلال کا میری زباں پہ ہو

لٹ جائے راہِ حق میں مرا گھر خوشی یہ ہے　　چھن جائے دونوں بہنوں کی چادر خوشی یہ ہے
بلوہ اور بانوئے مضطر خوشی یہ ہے　　(۱۱) کنبا پھرے سفر میں کھلے سر خوشی یہ ہے
قید شدید ہو مرے دلبر کے واسطے
زخمی ہو کان بیٹی کے گوہر کے واسطے

آدم کا جس قلق میں رکا دم مجھے ملے　　ایوبؑ پر گراں ہوا جو غم مجھے ملے
جس دکھ میں سب سے صبر ہوا کم مجھے ملے　　(۱۲) جس زخم کا کہیں نہ ہو مرہم مجھے ملے
مثلِ ذبیح میری شہادت پسند ہو
فدیہ حسینؑ کا نہ مگر گوسفند ہو

www.emarsiya.com

مشغول اس طرح تھے مناجات میں امام — ہمشکلِ مصطفیٰ نے جو آکر کیا سلام
کی عرض ہے یہ عرض علمدارِ نیک نام (۱۳) — بڑھ بڑھ کے کھولتی ہے علم رن میں فوجِ شام
مصروف صف کشی میں عمر کی سپاہ ہے
کیا خادموں کو حکمِ شہِ دیں پناہ ہے

فرزند سے اشارہ سے بولے شہِ امم — عباسؑ سے کہو نہ بڑھانا ابھی قدم
ہاں سب کو ایک جا کرو اور کھول دو علم (۱۴) — دیتے ہیں صف کشی کا ابھی حکم آکے ہم
تسبیحِ فاطمہؑ کو ادا کر کے آتا ہوں
سجدے میں شکرِ فضلِ خدا کر کے آتا ہوں

یہ سن کے نکلے خیمے سے ہمشکلِ مصطفیٰ — حکمِ امامِ عصر چچا سے بیاں کیا
عباسؑ نے کہا جو رضائے شہِ ھُدا (۱۵) — پھر کھولا سقہ نے علم شکرِ خدا
آ آ کے سرفروش برابر بہم ہوئے
مجرے کو آفتاب کے اختر بہم ہوئے

www.emarsiya.com

کیا کیا رفیق شاہ نے پائے تھے لاجواب — اک اک آسمانِ شرافت کا آفتاب
انجم شکوہ صدر مکان و فلک جناب (۱۶) — جوزا عنان و برق سمند و قمر رکاب
ہیبت سے ان کی شیرِ فلک بیقرار تھا
مجمع پہ ان کے عقدِ ثریا نثار تھا

خوش خلق و خوش بیان و خوش اعمال و خوش خصال — ذی علم و ذی فراست و ذی قدر و ذی کمال
بے شر و بے کدورت و بے عیب و بے مثال (۱۷) — باخیر و بامروت و باوضع و باجمال
خصلت جو قدسیوں کی تو صورت بشر کی تھی
بو سب میں عطرِ الفتِ خیر البشر کی تھی

شیر افگن و دلاور و جرار و صف شکن — رستم سے چھین لیتے ہیں وہ معرکے میں رن
زور آور و بہادر و کرار و تیغ زن (۱۸) — مورِ ضعیف سامنے تھا ان کے پیل تن
اک ایک دیو گیر تھا ضیغم شکار تھا
بے معرکہ انہیں سے تہمتن فرار تھا

www.emarsiya.com

کہتا ہے تول کر کوئی شمشیرِ آبدار ۔ آئے تو ہی کہ چھین لیں میدان کا زار
کہتا ہے کوئی بڑھ کے یہ اکبرؑ سے بار بار (۱۹) کب تک کریں امام کے آنے کا انتظار
مثلِ امام آپ بھی مالک ہمارے ہیں
مشتاقِ اذن تابعِ فرماں تمہارے ہیں

کہتا ہے کوئی چوم کے عباسؑ کے قدم ۔ مصروف ہیں جو شاہ عبادت میں کیا ہے غم
رن کی طرف حضور بڑھیں لے کے اب علم (۲۰) دیکھیں تو آپ کرتے ہیں کیا کام آج ہم
لاکھوں کا ایک حملے میں منہ پھیر دیتے ہیں
کس طرح ان سے طبل و علم چھین لیتے ہیں

ایک نے کہا یہ بڑھئے مناسب تو ہے حضور ۔ بڑھئے تو اک قدم کہ گھٹے فوج کا غرور
کہتا ہے ہاتھ جوڑ کے یہ کوئی ذی شعور (۲۱) کافی ہے حکم آپ کا بڑھنا نہیں ضرور
حضرت کا نام لے کے جو حملہ کرے غلام
مردوں سے رن تو روحوں سے دوزخ بھرے غلام

زیرِ علم عزیزوں کے گلدستے کی بہار ۔ طوبیٰ کے سایہ میں جیسے چمن خلد آشکار
بوباس وہ کہ عطرِ جناں جس پہ ہو نثار (۲۲) دل کھل رہے تھے شوقِ شہادت سے غنچہ وار
کوئی تھا سبز پوش کوئی سرخ پوش تھا
مرنے کی آرزو تھی شجاعت کا جوش تھا

عہدِ شباب میں کوئی ناشاد نامراد ۔ دولھا بنا ہوا کوئی فکرِ اجل میں شاد
طالبِ عروسِ مرگ کا تھا کوئی خوش نہاد (۲۳) سن میں تھا نو برس کا کوئی کم کوئی زیاد
دس گیارہ سال کا کوئی اٹھارہ سال کا
کیا باغ تھا کھلا ہوا ہاشمؑ کی آل کا

عباسؑ جھومتے تھے لئے دوش پر علم ۔ اکبرؑ نگاہ کرتے تھے خیمے پہ دم بدم
قاسمؑ یہ کہہ رہے تھے کہ آ آلیں شہِ امم (۲۴) پہلے سبھوں سے لیں گے رضا آج رن کی ہم
مسلمؑ کے لال کہتے تھے فرصت نہ دیں گے ہم
اس فوج سے قصاصِ پدر آج لیں گے ہم

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

اور اک طرف کو حضرت زینبؑ کے لالہ فام — قہر و غضب سے کرتے تھے آپس میں یہ کلام
دیکھیں کہاں تلک یہ غرورِ سپاہِ شام (۲۵) کس دن محل سے ہوں گے برآمد شہِ انام
بھاگیں اٹھاؤ گھوڑوں کی تیغیں نکال لو
جب تک امام آئیں انہیں دیکھ بھال لو

مطلع ۔ جس دم ادا نماز سحر کی امامؑ نے — تاجِ نبیؐ سے زینت سر کی امامؑ نے
زیب کمر حسام پدر کی امامؑ نے (۲۶) مرنے پہ چست اپنی کمر کی امامؑ نے
رخصت طلب کی خواہر ناشاد کام سے
گھبرا کے وہ لپٹ گئی پائے امامؑ سے

کہتی ہے صدقے آپ کے خواہر نہ جائیے — مر جاؤں گی تڑپ کے برادر نہ جائیے
بیکس بہن کو چھوڑ کے باہر نہ جائیے (۲۷) بہر خدا برائے پیمبرؐ نہ جائیے
غربت پہ بیکسی پہ مری رحم کیجئے
جس سمت جائیے مجھے ہمراہ لیجئے

www.emarsiya.com

شہ کہتے ہیں کہ صبر کرو صبر اے بہن — ہوگا وہی جو چاہے گا معبود ذوالمنن
ہم قتل ہوں گے اور حرم قیدی رسن (۲۸) کہتی ہے وہ غضب کا ہے یہ رنج یہ محن
افسوس آپ منع کریں میں بکا کروں
قابو میں دل نہیں ہے برادر میں کیا کروں

پھر ان کا سر قدم سے اٹھایا حسینؑ نے — ہمشیر کو گلے سے لگایا حسینؑ نے
کچھ ہوش میں بہن کو جو پایا حسینؑ نے (۲۹) جامہ بھی اسلحہ بھی منگایا حسینؑ نے
پوشاک پہنی اسلحہ زیب بدن کیا
قصد طواف بارگہہ ذوالمنن کیا

فضہ سے بڑھ کے زینبؑ مغموم نے کہا — بیٹے مرے کہاں ہیں بلائے انھیں ذرا
اتنے میں بڑھ کے دونوں نے تسلیم کی ادا (۳۰) فرمایا حال کچھ کہو فوج یزید کا
کی عرض صف کشی ہے علم ہیں کھلے ہوئے
حضرت سے جنگ پر ہیں مخالف تلے ہوئے

www.emarsiya.com

فرمایا کس قدر ہے سپاہِ ستم شعار کی عرض ہاتھ جوڑ کے بے حد و بے شمار
پوچھا تمہارے ماموں کے کتنے ہیں دوستدار (۳۱) رو کر کہا کہ سَو سے بھی کم ہیں رفیق و یار
فرمایا کیا ارادہ ہے کیا ان کا حال ہے
بولے ہر اک نثارِ شہِ خوش خصال ہے

فرمایا خیر آج تمہارا ہے قصد کیا کی عرض یہ حضور نے ارشاد کیا کیا
ہم ہیں ازل سے فدیۂ سلطانِ کربلا (۳۲) مرنے کی آرزو ہمیں جینے سے ہے سوا
کم سن تو ہیں پہ جنگ سے خوف و خطر نہیں
شبیرؑ سے عزیز ہمیں جان و سر نہیں

فرمایا ہے یہی میرے دل کی بھی آرزو وہ بات کیجیو کہ رہے نام و آبرو
پیارو بغور سن لو ہماری یہ گفتگو (۳۳) جاتے ہیں بہرِ جنگ شہنشاہِ نیک خو
ہاں ساتھ جاؤ دونوں برادر امام کے
آنے نہ پائے غیر برابر امام کے

www.emarsiya.com

ہنگامہ حرب و ضرب کا جس وقت ہو بپا پہلے ہر اک سے لینا تمہیں جنگ کی رضا
جانا بہم اڑاتے ہوئے دونوں بادپا (۳۴) کہہ ورد لب ہو نادِ علیؑ گاہ لافتا
حملے دکھائیو شہِ دلدل سوار کے
رُخ پھیر دیجیو سپہ نابکار کے

یوں بڑھ کے وار کیجیو پیارو دم جدال جس سے عیاں ہو حیدرؑ و جعفرؑ کی چال ڈھال
چن چن کے سرکشوں کے بدن کرنا پائمال (۳۵) اور نام کا بزرگوں کے ہر دم رہے خیال
ٹل جائے کوہ فوجِ ضلالت شیم ہٹے
ہر معرکے میں بڑھ کے نہ پیچھے قدم ہٹے

میں نے اسی لئے ہے تمہیں پرورش کیا کیا کہہ رہی ہوں تم نے سنا یا نہیں سنا
گر اس میں فرق آیا تو کہتی ہوں برملا (۳۶) صورت کبھی نہ دیکھوں گی میں غم کی مبتلا
آنے نہ دوں گی آلِ پیمبرؐ کے سامنے
شکوہ کروں گی حشر میں داور کے سامنے

www.emarsiya.com

پہلے تو اس کلام پہ دونوں وہ تھرتھرائے   پھر ہاتھ جوڑ کے یہ سخن وہ زباں پہ لائے
ٹکڑے بدن ہو تیغوں سے سر جائے جاں جائے [۳۷]   کیا دخل جو حضور کے کہنے میں فرق آئے
سر دیں گے ہم قدم پہ شہ مشرقین کے
رکھوا لو ہاتھ سر پہ جناب حسینؑ کے

فرمایا باور آیا نہیں حاجت قسم   پھر آئیں لے کے دونوں کو پیش شہ امم
بولی یہ ہاتھ جوڑ کے وہ کشتۂ الم [۳۸]   حاضر ہیں یہ غلام شہنشاہ باکرم
فدیہ ہیں یہ حضور کے اور جاں نثار ہیں
سب سے رضا کے پہلے یہ امیدوار ہیں

یہ سن کے شہ نے سینے سے ان کو لگا لیا   جنگاہ کو چلا وہ دو عالم کا پیشوا
فضہ تھی اٹھانے کو پردہ بصد بکا [۳۹]   زینبؑ کے پیارے نکلے یہ دیتے ہوئے صدا
مجرائیو! قریب اب آمد ہے شاہ کی
آئیں صفیں سمٹ کے حسینی سپاہ کی

مجرے کے مہتمم ہوئے عباسؑ نامور   غازی نے غازیوں کو کیا جمع سربسر
آکر پرا جما دیا دربارگاہ پر [۴۰]   نکلے در خیام سے سلطان بحر و بر
مجرائیوں کے خم سر تسلیم ہو گئے
استادہ نہؔ فلک پئے تعظیم ہو گئے

چمکا جو آفتاب رخ ابن بوترابؑ   نکلا افق سے مجرے کو تھرا کے آفتاب
خدام نے کیا سوئے اصطبل یوں خطاب [۴۱]   ہاں لاؤ اسپ خاص رسولؐ فلک جناب
آیا عجب شکوہ سے مرکب حضور کا
سرعت پری کی چال میں رخ صاف حور کا

کچھ بڑھ کے ذوالجناح پہ سرور ہوئے سوار   تسلیم کر کے ثانی حیدر ہوئے سوار
قاسمؑ ادھر ادھر علی اکبرؑ ہوئے سوار [۴۲]   زینبؑ کے دونوں لال برابر ہوئے سوار
گھوڑوں پہ شہسوار برابر جو چڑھ گئے
پیدل بھی باندھ باندھ کے غول آگے بڑھ گئے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

رن کو سوارِیِ شہ گردوں حشم چلی شوکت حشم دکھاتی ہوئی ہر قدم چلی
اور فتح چومتی ہوئی تیغ دو دم چلی (۴۳) جرأت بھی جھومتی ہوئی زیرِ علم چلی
اقبال چومتا تھا قدم راہوار کے
غل تھا ظفر کا ساتھ ہوں میں ذوالفقار کے

پہونچے جو رزمگاہ میں سلطان خاص و عام عباسؑ صف کشی کا لگے کرنے اہتمام
حجت کے ختم کرنے کو آگے بڑھے امامؑ (۴۴) یکدفعہ حملہ ور ہوئی فوجِ امیرِ شام
حجت کے ختم کرنے کا ارمان رہ گیا
دردا! پچاس پیاسوں کا خوں رن میں بہہ گیا

بے جان جب رفیق امام امم ہوئے خیمے میں سوگوار نبیؐ کے حرم ہوئے
سبطِ نبیؐ اسیر ملال و الم ہوئے (۴۵) زینبؑ کے دونوں لاڈلے تصویرِ غم ہوئے
کہتے تھے ماموں جان کے یاور گزر گئے
کیا والدہ کہیں گی نہ ہم پہلے مر گئے

آخر نہ تاب آئی بڑھے کھینچ کر حسام اکبرؑ نے پاس آکے یہ ان سے کیا کلام
سبقت کرو نہ جنگ میں بے مرضی امامؑ (۴۶) ناگاہ آکے حر نے ادب سے کیا سلام
دست ادب میں دامن مولاؑ لئے ہوئے
تقصیر بخشواتا تھا سر خم کئے ہوئے

بخشی خطا جو شہ نے تو اذنِ وغا لیا رو بھر کے باغ خلد کا پھر راستا کیا
سر دے کے سب نے منصب قرب خدا لیا (۴۷) کم صحاب نے بھی بارِ شہادت اٹھا لیا
شبیرؑ ہاتھ رکھے دل پاش پاش پر
جاتے تھے ایک ایک مصاحب کی لاش پر

جب گلشنِ عقیلؑ بھی پامال ہو چکا شہؑ کے قدم پہ گر پڑے زینبؑ کے مہ لقا
رو کر کہا امامؑ نے پیارو یہ کیا ہے کیا (۴۸) بولے تڑپ تڑپ کے رضا دیجئے رضا
اماں سے کہکے آئے تھے مولا کے سامنے
جائیں گے پہلے ہم صفِ اعدا کے سامنے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

جہاں ہوا فدا پہ نہ ہم کو رضا ملی　　لشکر نے کی قضا پہ نہ ہم کو رضا ملی
اک اک نے کی وغا پہ نہ ہم کو رضا ملی　　سب کو ملی رضا پہ نہ ہم کو رضا ملی (۴۹)
اب بھی ملے جو اذن تو سر کو فدا کریں
حق والدہ کے دودھ کا ہم بھی ادا کریں

کمسن سمجھ کے ہم کو جو ملتی نہیں رضا　　دیجیے جو حکم تو پھر دیکھئے مزا
کس کس کو ماریں کتنے تن و سر کئے جدا (۵۰)　　شمرؔ و عمرؔ کو بڑھ کے نہ ٹوکا تو لطف کیا
نانا کا نام لے کے جو باگیں اٹھائیں گے
مردہ کریں گے زندوں کو جیتے نہ آئیں گے

چھاتی لگا کے دونوں کو حضرت نے یوں کہا　　ماموں تمہاری جرأت و ہمت پہ ہو فدا
میں تو ہزار چاہتا ہوں دیدوں تمہیں رضا (۵۱)　　پر دل کسی طرح نہیں راضی کروں میں کیا
فرقت تمہاری دل سے اٹھائی نہ جائے گی
خنجر کی کاٹ [illegible] جائے گی

www.emarsiya.com

سب بہنوں میں عزیز ہے زینبؑ مجھے سوا　　ان کو رلاؤں غم میں تمہارے یہ ہے روا
منت نہ بار بار کرو تم پہ میں فدا (۵۲)　　بالفرض دل پہ جبر کیا دی تمہیں رضا
رن کو جو تم بڑھو گے تو ہم ساتھ جائیں گے
خواہر کے منہ سے پر نہ خجالت اٹھائیں گے

کی عرض ان کی عین خوشی ہے کہ ہوں فدا　　پھر کیا تامل آپ کو ہے اے شہِ ہدا
فرمایا رو کے پھر تمہیں جلدی ہے ایسی کیا (۵۳)　　اکبرؑ شہید ہو لیں تو تم مانگیو رضا
موقع اگر ہوا تمہیں رخصت کریں گے ہم
ورنہ بہن کو سونپ کے تم کو مریں گے ہم

سننا تھا یہ کہ بولے تڑپ کر وہ گلعذار　　اکبرؑ ہوں قتل آنکھوں سے دیکھیں یہ جاں نثار
یہ حادثہ غضب کا نہ دکھلائے کردگار (۵۴)　　ارشاد یہ حضور نہ فرمائیں بار بار
بھائی ہمارے آگے سر اپنا کٹائیں گے
لے کر بلا خوزادہ کی ہم مر نہ جائیں گے

www.emarsiya.com

یہ کہکے منہ سے منہ کو ملا اور رو دیا پھر پھر کے گرد مانگی رضا اور رو دیا
بوسہ قدم پہ شہ کے دیا اور رو دیا (۵۵) حضرت نے کچھ نہ منہ سے کہا اور رو دیا
مایوس سب طرح سے جو وہ خستہ جاں ہوئے
بے ساختہ خیام کی جانب رواں ہوئے

ہونے لگے جو خیمے میں داخل وہ باوفا زینبؑ کو طیش آگیا غصہ کو دی صدا
جا ان سے کہدے اب تمہیں اس گھر سے کام کیا (۵۶) کیا خوب میرے بھائی پہ پہلے ہوئے فدا
اب تک گئے نہ خلد میں خیرالبشرؐ کے پاس
آؤ نہ ماں کے پاس سدھارو پدر کے پاس

زینبؑ کا یہ کلام ہوا گوشزد جو ہیں سینے میں کانپنے لگا ان کا دل حزیں
ڈر ڈر کے دور سے یہ پکارے وہ مہ جبیں (۵۷) اے والدہ کچھ اس میں ہماری خطا نہیں
سنتے ہی اس کے بنت علیؑ تھرتھرا گئیں
غصہ تو تھا یہ اور بھی غصے میں آگئیں

قہر و غضب کے ساتھ پکاریں یہ کیا کیا میری خطا ہے اس میں تمہاری نہیں خطا
میں نے کہا تھا ماموں پہ ہونا نہ تم فدا (۵۸) میں نے کیا تھا منع نہ تم کیجیو وغا
میرا یہ حکم تھا کہ نہ میداں میں جائیو
میں نے دیا تھا اذن کہ تم زندہ آئیو

پہلے اسی لیے تمہیں آگاہ کر دیا پچھلے سے دودھ بخش کے مرنے کی دی رضا
پھر اس پہ کہتے ہو کہ ہمارا قصور کیا (۵۹) زینبؑ کا دودھ پی کے نہ وعدہ وفا کیا
سمجھے عزیز جان کو جانِ رسولؐ سے
اب کیا تمہیں علاقہ ہے بنت بتولؑ سے

اب میں تمہاری ماں ہوں نہ تم میرے دلربا میرا ہے وہ عزیز جو بھائی پہ ہو فدا
اب تک جو تم ہوئے نہ نثار شہِ ہدا (۶۰) آلِ نبیؐ کے سامنے مجھکو خجل کیا
یہ پھل اٹھایا آہ تمہیں پال پوس کے
رہ جاتی ہوں میں اپنا کلیجا مسوس کے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

ان باتوں کے سوا یہ حمیت کا تھا مقام اپنے پرائے آج کریں معرکے میں نام
اور ہو کے بھلے نہ ہو تم فدیۂ امامؑ(۶۱) چرچا کریں گے حشر تلک اب یہ خاص و عام
رن میں فدا حسینؑ پہ چھوٹے بڑے ہوئے
جعفرؑ کے پوتے معرکے سے ہٹ کھڑے ہوئے

فرما رہی تھیں غیظ میں یہ بنت مرتضیٰؑ جو آئے رن سے خیمے کے اندر رشید ہا
گر کر قدم پہ بھانجوں نے رو کے یہ کہا(۶۲) آخر حضور بنت علیؑ ہو گئیں خفا
منہ ان کا سرخ دیکھ کے ہم تھرتھراتے ہیں
اس وقت سامنے بھی نہیں جانے پاتے ہیں

بتلائیے حضور ہماری خطا ہے کیا رخصت کو بار بار نہیں آپ سے کہا
رخصت ملی جو ہم نہ ہوئے آپ پر فدا(۶۳) بولے گلے لگا کے شہنشاہِ کربلا
الفت میں ہوش میری بہن کے بجا نہیں
آؤ ہمارے ساتھ تمہاری خطا نہیں

پھر سامنے بہن کے انہیں لے گئے امامؑ ہمشیر کو گلے سے لگا کر کیا کلام
بڑھتے تھے ہر گھڑی سوئے میداں یہ لالہ فام(۶۴) روکا ہے اے بہن انہیں میں نے ہی تھام تھام
ان پر خفا نہ ہو کہ خطا سے بری ہیں یہ
صادق ہیں باوفا ہیں غیور و جری ہیں یہ

دونوں نے ہاتھ باندھے قدم پر جھکایا سر ہم نے کسی طرح نہ رضا دی انہیں مگر
زینبؑ نے پوچھا کہ سبب اے شاہ بحر و بر(۶۵) فرمایا ان کے داغ پہ راضی نہیں جگر
بے درد کیا سمجھتی ہو ہمشیر بھائی کو
کیونکر تلف کروں میں تمہاری کمائی کو

یہ سن کے بس تڑپ کے پکاری وہ خستہ تن بہر خدا نہ کہئے گا پھر منہ سے یہ سخن
ان کو رضا ملی نہیں اے سرورِ زمن(۶۶) غیرت سے کانپ کانپ کے مرجائیگی بہن
یہ کہکے روتے روتے جو خاموش ہو گئی
گر کر قدم پہ شاہ کے بے ہوش ہو گئی

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

گھبرا کے خود بھی بیٹھ گئے شاہ خاک پر
زانو پہ رکھ کے سر کو پکارے بچشمِ تر
لو اذن بھانجوں کو دیا تھام کر جگر
(۶۷) اٹھو بہن کہ رن کو رواں ہوتے ہیں پسر
موقع یہی ہے صبر کا یاں دل کو تھام لو
اٹھو ہمارے فدیہ کا زینبؑ سلام لو

غش میں سنی بہن نے جو بھائی کی یہ صدا
اٹھ بیٹھی فرشِ خاک پہ وہ غم کی مبتلا
لے کر بلائیں بھائی کی بیٹوں سے یوں کہا
(۶۸) لو واری اب تو جاؤ کہ حضرت نے دی رضا
ناحق کیا عتاب یہ ماں عذر خواہ ہے
صادق ہو تم حسینؑ سا عادل گواہ ہے

سر کو جھکا کے پاؤں پہ بولے وہ ذی شعور
ہم خادموں کے مالک و مختار ہیں حضور
یہ غصہ عین لطف تھا عذر اس کا کیا ضرور
(۶۹) اب جانا اماں جان نے خادم ہیں بے قصور
کیا خوب یہ عتاب تھا جو مدعا ملا
حضرت سے سب کے سامنے اذنِ وغا ملا

وہ بولیں جاؤ حفظِ خدا میں تمہیں دیا
بانو نے بڑھ کے زینبِ مجبور سے کہا
ناحق ہوئی تھیں دونوں دلیروں سے تم خفا
(۷۰) بڑھ کر گلے لگا لو کہ نزدیک ہے قضا
بولیں خلافِ عہد عمل میں نہ لاؤں گی
لاشیں جب آئیں گی تو گلے سے لگاؤں گی

تسلیم آخری کو جھکے دونوں مہ لقا
حسرت سے ماں کو دیکھ کے میداں کا رخ کیا
فرطِ قلق سے ماں نے کلیجہ پکڑ لیا
(۷۱) اور پیچھے پیچھے روتے چلے شاہِ کربلا
برجِ خیام سے جو وہ اختر نکل پڑے
غل تھا کہ درج توڑ کے گوہر نکل پڑے

در پر سجے سجائے کھڑے تھے جو راہوار
حضرت نے لے کے گود میں ان کو کیا سوار
قاسمؑ یہ بولے داہنے بائیں سے ہوشیار
(۷۲) اکبرؑ پکارے جاؤ نگہباں ہے کردگار
عباسؑ نے کہا کہ نظر چار سو رہے
تلوار چلتی پھرتی سپر روبرو رہے

لہ نسخۂ دیگر۔ لو ہوشیار ہو کر رواں ہوتے ہیں پسر

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

ہاں شہسوارِ طبع عنانِ زباں سنبھال   لکھ دونوں تازیوں کے سمندوں کی چال ڈھال
وہ چال ڈھال جس سے سمندِ فلک نڈھال[۱] (۴۳)   ایمان سربلند ہے اور کفر پائمال
یکتائے روزگار یہ دو راہوار ہیں
گردش میں ان کے کاروں سے لیل و نہار ہیں

یکتا یہ دونوں رخش ہوئے روزگار میں   وہ موجِ آب جو ہے یہ نکہت بہار میں
وہ قاف میں پری تو یہ آہو تتار میں (۴۴)   دریا میں وہ نہنگ یہ ضیغم کچھار میں
شعلہ ہے یہ لپک میں وہ بجلی چمک میں ہے
ہر ایک رشکِ حور نگاہِ ملک میں ہے

وہ ہے قمر رکاب تو جوزا عناں یہ ہے   سرعت کا وہ قدم ہے تو نبضِ رواں یہ ہے
دلدل کی ہے وہ روح تو رفرف کی جاں یہ ہے (۴۵)   رفعت میں گر وہ کوہ ہے تو آسماں یہ ہے
حملے میں اس کے پیل دماں مر کے گر پڑے
نعرے سے اس کے شیر ژیاں مر کے گر پڑے

www.emarsiya.com

گردش میں یہ قمر ہے تو وہ آفتاب ہے   پرواز میں یہ رشکِ ہما وہ عقاب ہے
آمد میں ہے وہ برق سا تو یہ سحاب ہے (۴۶)   وہ قوتِ شباب یہ حسنِ شباب ہے
جاتا ہے وہ ہوا پہ تو یہ لامکان ہے
پھرتا ہے یہ زمیں پہ تو وہ آسمان ہے

لی ہاتھ میں خوزادوں نے باگیں جوان کی چست   رن کو چلے وہ شیر سے سج دھج کئے درست
فتح و ظفر پکاری ہوئے ہم تو تندرست (۴۷)   ایماں کا دل بحال تھا اور قلب کفر سست
گھوڑے رواں تھے واں پہ جو کبکِ دری کی طرح
ظلِ خدا تھا فرق پہ چترِ زری کی طرح

آمد ہے فوجِ ظلم پہ قہر و عتاب کی   ہلتی ہے قبر رستم و افراسیاب کی
رنگت زوال میں ہے مہ و آفتاب کی (۴۸)   آواز ہے بلند یہ ہر شیخ و شاب کی
بھاگو کہ جان بچنے کی صورت یہاں نہیں
اک حملے میں زمیں نہیں آسماں نہیں

---

[۱] نسخۂ دیگر ۔ ٹھوکر سے جن کی تھا سرِ گردوں بھی پائمال

www.emarsiya.com

بولی زمیں یہ تہلکہ اے آسماں ہے کیا　　گردوں لرز کے بولا کہ محشر عیاں ہے کیا
محشر پکارا غل یہ میانِ جہاں ہے کیا　(۷۹)　بولا جہاں عیاں ہے مقام بیاں ہے کیا
رن کانپتا ہے عرش و فلک تھرتھراتے ہیں
جعفرؑ کے ورثہ دار لڑائی کو آتے ہیں

اللہ رے جلالتِ سبطینِ مرتضےٰؑ　　ذی روح ہیں سکوت کے عالم میں جابجا
صحرائے شیر، شیروں سے صحرا ہوا جدا　(۸۰)　آہو سے نافہ، نافہ سے بُو ہے گریز پا
منہ سے کلیجے سینے سے دم نکلے آتے ہیں
جانوں کو چھوڑ چھوڑ کے تن بھاگے جاتے ہیں

قیصر کا دل لرزتا ہے ایواں لرزتا ہے　　کسریٰ کا طاق تختِ سلیماں لرزتا ہے
توران کانپتا ہے تو ایراں لرزتا ہے　(۸۱)　ہے زلزلہ یمن میں بدخشاں لرزتا ہے
ڈر کر عرب عجم میں عجم سب عرب میں ہے
آئینہ کیا کہ دل بھی شکستہ حلب میں ہے

www.emarsiya.com

فق ہو گیا یہ چہرۂ پیر و جواں کا رنگ　　باغِ جہاں دکھاتا ہے فصلِ خزاں کا رنگ
بدلا ہوا ہے گلشنِ نہ آسماں کا رنگ　(۸۲)　اڑتا ہے بوئے گل کی طرح بوستاں کا رنگ
پژمردگی سے پھولوں کی صورت بدل گئی
نکہت صبا کے ساتھ چمن سے نکل گئی

دریا میں موج موج تلاطم ہے آشکار　　مچھلی ہے زیرِ آب مگر جاں ہے بے قرار
بے ساختہ نہنگ اچھلتے ہیں بار بار　(۸۳)　موتی میں آب آب صدف ہے جگر فگار
اندھیر دیکھ کر یہ خضرؑ کائنات میں
چھپ بیٹھے جا کے ظلمتِ آبِ حیات میں

کرّوبیان عرش بریں تھرتھراتے ہیں　　میکال دیکھتے ہیں زمیں تھرتھراتے ہیں
سدرہ پہ جبرئیل امیں تھرتھراتے ہیں　(۸۴)　عیسیٰ مثال مہر مبیں تھرتھراتے ہیں
محوِ نظارہ ہیں ملک الموت دُور سے
اور بے خبر کھڑے ہیں اسرافیل صور سے

www.emarsiya.com

پہنچے زمیں پہ رن کی جو وہ آسماں جناب ہیبت سے پڑ گیا دلِ اعدا میں اضطراب
کچھ بھاگے کچھ گرے کوئی ڈوبا میانِ آب (۸۵) بعضوں نے جان بوجھ کے ان سے کی خطاب
حمزہؑ ہیں آپ یا کہ ہیں جعفرؑ بتائیے
یا ہیں جنابِ حیدرؑ و شبرؑ بتائیے

فرمایا ہنس کے عمِ پیمبرؐ نہیں ہیں ہم جعفرؑ کے ورثہ دار ہیں جعفرؑ نہیں ہیں ہم
حیدرؑ کے ہم نواسے ہیں حیدرؑ نہیں ہیں ہم (۸۶) شبیرؑ ہمارے ماموں ہیں شبرؑ نہیں ہیں ہم
ہم فخرِ انبیاءؑ کی نواسی کے لال ہیں
اور جاں نثارِ سیدِ عالی خصال ہیں

نے نے غلط غلط ہے یہ تھا فخر کا مقام اکبرؑ پسر ہیں ان کے ہم اکبرؑ کے ہیں غلام
پر کہتے ہیں یہ تم سے ہم اے ساکنانِ شام (۸۷) دل میں نہ یہ سمجھیو کہ لشکر ہوا تمام
چڑھ چڑھ کے منہ پہ آتے ہو دیکھو بھلا نہیں
شیروں سے خالی بیشۂ شیرِ خدا نہیں

www.emarsiya.com

فضلِ خدا سے باقی ہیں وہ شیرِ صف شکن [illegible] ہیں جن کے نام سے روئیں تنوں کے تن
قیصر سے باج لیتے ہیں رستم سے بڑھ کے ان (۸۸) قاسمؑ شجاعِ عہد جگر گوشۂ حسنؑ
گر غیظ میں یہ تیغ کو کھینچیں نیام سے
تم یاں سے اور یزیدِ لعیں بھاگے شام سے

ضرغامِ بیشۂ اسدِ شیرِ کبریا سیف اللہ بازوئے شاہنشۂ ہدا
زور آور و بہادر و جرار و باوفا (۸۹) عباسؑ حاملِ علمِ لشکرِ خدا
غصّے سے اس جری کی جو ابرو پہ بل پڑے
دیکھیں جو شیر کو تو کلیجا نکل پڑے

جانِ جہاں رسولؐ جمال و فرشتہ خو گلدستۂ ریاضِ محمدؐ کی رنگ و بو
ہمشکلِ مصطفیٰؐ دل و جانِ شہ بکو (۹۰) رستم کی کیا مجال جو ہو ان کے روبرو
گر طیش میں علم وہ حسام دو سر کریں
دو ٹکڑے آفتاب و قمر کی سپر کریں

www.emarsiya.com

ہم کو تو ان شجاعوں سے نسبت بھلا ہے کیا لیکن یہ تم سے کہتے ہیں اے فرقۂ جفا
صحبت انہیں دلیروں کی ہم کو رہی سدا[(۹۱)] کیا سام کا ہے منہ جو کرے اپنا سامنا
ہم گل ہیں گلشنِ شہِ دلدل سوار کے
یہ پنجے ہمارے ہیں پھل ذوالفقار کے

قہر و غضب میں آ کے جو گھوڑوں کی لیں لگام اک بھائی روم چھین لے اور ایک ملک شام
طیش و جلال میں جو بڑھیں کھینچ کر حسام[(۹۲)] حاکم کو ایک ایک کرے فوج کو تمام
دل میں نہ یہ سمجھنا کہ ہم بھوکے پیاسے ہیں
جعفرؑ کے پوتے اور علیؑ کے نواسے ہیں

وہ بولے شاہزادو یہ سب راست ہے بیاں مشہور ہے شجاعوں میں ہاشم کا خاندان
رخ سے تمہارے شانِ علیؑ صاف ہے عیاں[(۹۳)] ہوں ہم نبرد تم سے ہمیں تاب ہے کہاں
عباسؑ سے نہ قاسمؑ اکبرؑ سے کام ہے
www.emarsiya.com
ہم کو فقط حسینؑ کے اک سر سے کام ہے

یہ سن کے تھر تھرا گئے وہ عاشقِ امام آیا جلال سرخ ہوا روئے لالہ فام
پڑھتے ہی ہاتھ تیغوں نے خالی کئے نیام[(۹۴)] لے کر علیؑ کا نام اٹھائے جو خوشخرام
یوں اک چمک گری سپہ نابکار پر
شیر گرسنہ جیسے جھپٹ کر شکار پر

پھر تو سرو ہیوں نے یہ محشر بپا کیا اس نے بدن کے پرزے سراسر اڑا دیا
پہلو پہ ایک ایک نے سینے پہ دم کیا[(۹۵)] شہ رگ کا اک نے ایک نے دل کا لہو کیا
راکب کو اک گرا کے گئی صاف زین پر
مرکب کو اک اڑا کے در آئی زمین پر

چمکی یہ مثلِ برق وہ برسی مثالِ ابر یہ رہبر عدم ہوئی وہ رہنمائے قبر
وہ کلۂ نہنگ تو یہ پنجۂ ہژبر[(۹۶)] دو کرنے میں نہ اس کو تامل نہ اس کو صبر
تحت الثریٰ میں یہ وہ سوئے لامکاں گئی
آگے خبر نہیں یہ کہاں وہ کہاں گئی

راہِ سقر بتاتی تھی سیدھی یہ روح کو — بڑھ بڑھ کے وہ اٹھاتی تھی طوفان نوح کو
چل پھر کے کھولتی تھی یہ بابِ فتوح کو [۹۷] — برّش نے اس کی سکتے میں ڈالا تھا روح کو
برپا کئے تھی شور یہ نہرِ فرات پر
وہ موجزن تھی چشمۂ آبِ حیات پر

ہیبت سے اس کی لرزہ میں خورشیدِ خاوری — ضربت سے اس کی زرد رخ چرخِ عنبری
برّش سے اس کی قاف میں بے ہوش تھی پری [۹۸] — جوہر سے اس کے قوم بنی جان کو تھرتھری
روئیں تنوں کے تن پہ وہ بجلی سی گرتی تھی
یہ قبر قبر فکرِ تہمتن میں، پھرتی تھی

شاہوں سے اس نے تاج لئے اس نے سر لئے — پریوں سے اس نے دم لئے اور اس نے پر لئے
سینوں سے اس نے دل لئے اس نے جگر لئے [۹۹] — صف صف پھری یہ فتح لئے وہ ظفر لئے
پیدل کے سر پہ چڑھ کے یہ بے حال کرتی تھی
www.emarsiya.com
گر کر کے وہ سواروں کو پامال کرتی تھی

زور آوروں سے زور وہ یک مشت لے گئی — یہ خسروں سے خاتمِ انگشت لے گئی
وہ بازوؤں سے زورِ زد و کشت لے گئی [۱۰۰] — شانوں سے مل کے یہ کمر و پشت لے گئی
پانی نے اس کے ملکِ سبا کو بہا دیا
اس کی ہوا نے تختِ سلیماں اڑا دیا

جب آئی وہ کڑک کے کلیجہ دھڑک گیا — سیمرغِ روح تن کے قفس میں پھڑک گیا
چوٹ ہوا سوار جو گھوڑا بھڑک گیا [۱۰۱] — گھبرا کے غول بھاگے جو پتّا کھڑک گیا
خود بیں کا عدو کے یہ نقشہ مٹاتی تھی
آئینۂ حیات کی قلعی اڑاتی تھی

پہلو میں ابنِ سعد کے تھا ایک نابکار — بد شکل و بد لیاقت و بد وضع و بد شعار
اژدر خصال دیو نژاد و سیاہ کار [۱۰۲] — مکّار و پُر فریب و ستمگار و بادہ خوار
تن میں زرہ تھی خود سر بے شکوہ پر
وہ زین پر مکیں تھا کہ اژدر تھا کوہ پر

www.emarsiya.com

فوج امیرِ شام میں نامی تھا بدگہر یوں بڑھ کے اس سے کہنے لگا سعد کا پسر
لائے اگر تو کاٹ کے اس نوجواں کا سر (۱۰۳) بھر دوں ابھی میں لعل و گہر سے تیری سپر
اس کے سوا شجاعوں میں بھی جائے نام ہے
مغرور نے کہا کہ یہ میرا ہی کام ہے

بھالا سنبھالا اس نے بڑھا پھیر کر سمند آیا حضورِ عونؑ بہادر وہ خود پسند
دستِ جری میں دیکھی جو تیغِ قضا بلند (۱۰۴) تھرّائے مثلِ بید ستمگر کے بند بند
نیزہ بڑھا اُدھر سے ادھر تیغ چل گئی
تیری سناں میں کاٹ کے پوڑی نکل گئی

اس ضرب سے ہوا متحیر وہ کج ادا تلوار لی نیام سے اور حملہ ور ہوا
رد کر کے اس کا وار بڑھا سبطِ مرتضیٰ (۱۰۵) چمکی مثالِ شعلہ جو شمشیر برق زا
مغفر پہ بیٹھی سینہ و زیں سے گذر گئی
سر اس کا لے کے تا سرِ قاروں اتر گئی

www.emarsiya.com

دیکھا جو ابنِ سعدِ لعیں نے یہ ماجرا گھبرا کے بولا فوج سے بے شرم و بے حیا
تنہا ابھی ہے گھیر لو وقفہ نہ دو ذرا (۱۰۶) نوکِ سناں پہ بڑھ کے اٹھا لو تو ہے مزا
یوں گھیر لو اسے کہ نہ بچنے کی جا ملے
ایسا نہ ہو کہ بھائی سے پھر بھائی جا ملے

تنہا پہ حملہ ور ہوئی تو لاکھ اہلِ شر یاں تیغِ شعلہ بار سے اڑنے لگے شرر
تنہائی پر جو بھائی کی بھائی نے کی نظر (۱۰۷) پہونچا اڑا کے اسپ کو مانندِ شیرِ نر
دو شیر مل کے ساتھ جھکے پھر تو فوج پر
یوں نیچے رواں تھے کہ بحریں تھیں موج پر

یوں لڑ رہے تھے فوج سے سبطینِ مرتضیٰ اور دیکھتے تھے دور سے سلطانِ کربلا
ہر وار پر یہ کہتے تھے شاباش و مرحبا (۱۰۸) اکبر صدا یہ دیتے تھے ہاں بھائی واہ وا
عباس کہتے تھے کوئی ایسا لڑا نہیں
بس اے دلیرو ہوش کسی کے بجا نہیں

www.emarsiya.com

تسلیم مڑ کے کرتے تھے وہ سب کو بار بار مضطر کھڑی تھی ڈیوڑھی پہ زینبؑ جگر فگار
بانو پکاری فضّہ نہ ہوں آپ بے قرار (۱۰۹) بی بی لیا خوزادوں نے میدانِ کارزار
تا روم و شام دھاک ہے ان بھوکے پیاسوں کی
دیتے ہیں سب دہائی علی کے نواسوں کی

فرمایا بنتِ فاطمہؑ نے سُن کے یہ کلام راضی ہوئے غلاموں سے اپنے شہِ انام
وہ بولی ہاں حضور یہ ہے شکر کا مقام (۱۱۰) دونوں مدح کرتے ہیں اک ایک سے امام
ہنس کر کہا دعا مری حق نے قبول کی
راضی ہوئی اب ان سے نواسی رسولؐ کی

بانو پکاریں کیوں نہ رضامند ہوں امام نو دس برس کے سن میں یہ جرأت یہ قتلِ عام
پر دودھ کا حضور کے ہے یہ اثر تمام (۱۱۱) بولی وہ سر جھکا کے تفاخر کا ہے مقام
بھابھی فقط اثر نہیں زینبؑ کے شیر کا
یہ فیض ہے درودِ جنابِ امیرؑ کا

www.emarsiya.com

حلّالِ مشکلات ہے میرے پدر کی ذات آئے ہیں اس خیال سے یاں شاہِ کائنات
کمسن ادھر نواسے اُدھر لاکھ بدصفات (۱۱۲) ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی عزت پہ آئے بات
آسان کی نواسوں پہ مشکل لڑائی کی
مشکل پڑی تھی بیٹی پہ مشکل کشائی کی

یاں کہہ رہی تھی بانو سے یوں خواہرِ امام عاجز ہوئی مقابلے سے واں سپاہِ شام
بھاگا سپر کو پھینک کے کوئی، کوئی حسام (۱۱۳) جب کچھ نہ بن پڑا تو یہ کرنے لگے کلام
شہزادو صلح شاہ سے ہم نے قبول کی
بس بس دہائی بنتِ جنابِ بتولؑ کی

سب حیلہ جو جو رن میں یہ چلّائے بار بار مڑ مڑ کے سوئے خیمہ پکارے وہ گلعذار
اے خواہرِ جنابِ امامِ فلک وقار (۱۱۴) اعدا سے ہم نے چھین لیا دشت کارزار
ہر دم دہائی آپ کی دیتے ہیں کیا کریں
فرمائیے کہ صلح کریں یا وغا کریں

www.emarsiya.com

یہ کہہ رہے تھے وہ کہ گھٹی طاقت و تواں زخموں کے منہ سے خون کی نہریں ہوئیں رواں
گرنے لگے جو گھوڑوں سے وہ ہو کے نیم جاں[۱۱۵] آواز دی کہ المدد اے شاہِ دوجہاں
پھر بند آنکھیں ہو گئیں خاموش ہو گئے
گھوڑوں سے گر کے خاک پہ بے ہوش ہو گئے

دوڑے یہ سن کے رن کی طرف شاہِ دوسرا فضہ نے بڑھ کے در سے جو دیکھا یہ ماجرا
کہنے لگی وہ دل میں کہ ہے ہے یہ کیا ہوا[۱۱۶] چلائی آ کے ڈیوڑھی پہ اے آلِ مصطفٰےؐ
جعفر کے گھر کی اہلِ جفا نے صفائی کی
ہے ہے میری خوزادی کی ضائع کمائی کی

یہ سن کے تھرتھرانے لگی بنتِ مرتضٰےؑ پھر ضبط کر کے بولی کہ فضہ نہ غل مچا
مارے گئے پسر مرے احسانِ کبریا[۱۱۷] کہتے تو یہ کہا پہ جگر پر نہ بس چلا
یہ مجھی وہ کہ زخم پہ جیسے نمک پڑے
رو کا بہت پر آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے

آخر نہ تاب آئی گری تھام کر جگر واں پہنچے قتل گاہ میں سلطانِ بحر و بر
بیٹا بھتیجا بھائی تھا ہمراہ ننگے سر[۱۱۸] دیکھا پڑے ہیں دونوں ہم آغوش خاک پر
یوں بھانجوں کی لاشوں پہ شبیرؑ گر پڑے
اغلب تھا خاک پر فلکِ پیر گر پڑے

چھاتی لگا کے دونوں کو شفقت سے بار بار ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ کے پکارے کہ میں نثار
لو آنکھیں کھولو دیکھو میرے دل کا اضطرار[۱۱۹] اٹھو سوئے خیام چلو ماں ہے بے قرار
حسرت تمہارے دل میں جو ہے وہ بر آئے گی
ماں صدقے ہو گی اور گلے سے لگائے گی

رونے لگے پکار کے پھر شاہِ کربلا غش میں سنی جو گریۂ شبیرؑ کی صدا
دونوں نے آنکھیں کھول کے تھرا کے یہ کہا[۱۲۰] آقا خدا کے واسطے یہ پرورش ہے کیا
سن لیں کہیں نہ والدہ اس شور و شین کو
ہوں گی خفا کہ رونے دیا کیوں حسینؑ کو

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

پھر ب ہوئے نہ وا یہ ہوا پیاس کا تعب لاشے اٹھا کے لے چلے سلطان تشنہ لب
شبیرؑ سے یہ عرض کی اکبرؑ نے بڑھ کے تب (۱۲۱) مارا انہیں دغا سے لعینوں نے بے غضب
کیا جا کے ہم پھپھی کو بھلا منہ دکھائیں گے
ہم قتل کر کے ان کے کشندوں کو آئیں گے

غش میں سُنی جو دونوں نے اکبرؑ کی یہ صدا تھرا کے آنکھیں کھول کے بولے وہ مہ لقا
اب بھائی جان آپ نے یہ عزم کیا کیا (۱۲۲) ہم خادموں کی عرض بھی سن لیجئے ذرا
رن کی طرف پھپھی سے رضا لے کے جائیے
فدیوں کو اپنے گور و کفن دے کے جائیے

لاشوں کے ساتھ ساتھ نہ ہوں گے اگر جناب دیکھیں گی منہ ہمارے نہ بنتِ ابوتراب
آزردگی سے ان کی یہ اس دم ہے اضطراب (۱۲۳) مر کر کہیں غلاموں کی مٹی نہ ہو خراب
مانو ہماری عرض کہ بھائی تمہارے ہیں
بھائی تمہارے اور فدائی تمہارے ہیں

www.emarsiya.com

اکبرؑ پکارے تم ہو ہمارے دل و جگر اچھا چلو میں چلتا ہوں رو ؤ نہ اس قدر
خیمے کو لاشے لے کے چلے شاہِ بحر و بر (۱۲۴) فضہ نے بڑھ کے زینبؑ بیکس کو دی خبر
کپڑے ہیں سرخ تیروں سے سینے چھنے ہوئے
بی بی خوزادے آتے ہیں دولہ بنے ہوئے

فضہ یہ کہہ رہی تھی کلیجہ کو تھام تھام شہ پہونچے لاشے لے کے قریب درِ خیام
کچھ سوچ کر ٹھہر گئے واں سیّدِ انام (۱۲۵) رو کر کیا یہ اکبرؑ و عباسؑ سے کلام
لے جاؤ ان کو تم مری خواہر کے سامنے
ہم جائیں گے نہ زینبؑ مضطر کے سامنے

لاشوں کو لے کے خیمے میں آئے وہ رشکِ ماہ اہلِ حرم کا حال ہوا دیکھ کر تباہ
بنتِ علیؑ کی لاشوں پہ جس دم پڑی نگاہ (۱۲۶) سجدے میں جھک گئی جگر ضیغمِ الٰہ
بیٹوں نے ہاتھ اٹھائے جو تسلیم کے لئے
دے کر دعا کھڑی ہوئیں تعظیم کے لئے

www.emarsiya.com

پر پڑ گئی جو اکبرؑ و عباسؑ پر نظر — دیکھا کہ دونوں روتے ہیں تھامے ہوئے جگر
چلائی اور تڑپنے لگی گر کے خاک پر — (۱۲۷) اکبرؑ بتاؤ جلد برادر گئے کدھر
خیمے میں جو پھوپھی کی کمائی کو لائے ہو
مقتل میں کھو کے کیا مرے بھائی کو لائے ہو

ے جاؤ دونوں لاشیں مجھے ان سے کام کیا — مجھکو کوئی عزیز نہیں بھائی کے سوا
مر جاؤں گی تڑپ کے میں اے ابنِ مرتضیٰؑ — (۱۲۸) بھائی جواب دو مجھے بھائی کو کیا کیا
کھویا کہاں نشانِ علیؑ و بتولؑ کو
عباسؑ تم سے لوں گی میں سبطِ رسولؐ کو

غش کھا کے پھر زمیں پہ گری بنتِ مرتضیٰؑ — کہرام اٹھا یہ خیمے میں زینبؑ نے کی قضا
گھبرا کے دوڑے خیمے کو مظلوم کربلا — (۱۲۹) آئے جو صحنِ خیمہ میں دیکھا یہ ماجرا
لاشوں کے گرد بیبیاں ہیں حلقہ کئے ہوئے
کلثومؑ گود میں تھی بہن کو لئے ہوئے

www.emarsiya.com

گھبرا کے پوچھا شاہ نے ہمشیر کیا ہوا — بیٹوں کی لاشیں دیکھ کے کیا غش ہے آ گیا
غش میں سنی جو شاہ کی زینبؑ نے یہ صدا — (۱۳۰) جاں آ گئی بدن میں پکاریں کہ میں فدا
کچھ غم نہیں جو قتل ہر اک لال ہو گیا
دیکھا نہ تھا جو آپ کو یہ حال ہو گیا

شہ بولے اے بہن میری الفت یہ کب تلک — کی عرض ہاتھ جوڑ کے جیتی ہوں جب تلک
بولے گلے لگایا نہ لاشوں کو اب تلک — (۱۳۱) تحسین کا سخن بھی نہ تم لائیں لب تلک
اٹھو گلے لگاؤ کہ رو بھر کے آتے ہیں
ہم دیکھنے کو عابدؑ مضطر کو جاتے ہیں

یہ کہہ کے پھر وہاں سے چلا حق کا وہ ولی — تھرائی اٹھی بنت علیؑ کہہ کے یا علیؑ
آئی جو پاس لاشوں کے زہراؑ کی لاڈلی — (۱۳۲) وہ آہ کی کہ سب کے دلوں پر چھری چلی
پھر ہو سکا نہ ضبط دل پاش پاش سے
گر کر زمیں پہ لپٹی وہ دونوں کی لاش سے

www.emarsiya.com

شفقت سے بار بار گلے سے لگاتی تھی　لیتی تھی گھ بلائیں کبھی صدقے جاتی تھی
آنکھوں سے آنکھیں ملتی تھی آنسو بہاتی تھی (۱۳۳) بوسے لبوں کے لیتی تھی اور رنج کھاتی تھی
کہتی تھی واہ پیارو بڑا کام کر چلے
ماموں پہ صدقے ہو کے مرا نام کر چلے

ایسا تمہیں نہ جانتی تھی بنتِ مرتضیٰؑ　جی بھر کے تم کو پیار نہ میں نے کبھی کیا
جب چاہا بے قصور بھی تم کو گھڑک لیا (۱۳۴) پیارو خدا کے واسطے بخشو مری خطا
جنت میں سامنا ہو جو امّاں بتولؑ کا
شکوہ نہ ان سے کیجیو مجھ دلِ ملول کا

پوچھیں جو وہ کہ ہو گئے کشتۂ جفا　گھر سے نہ ماں بچانے کو نکلی برہنہ پا
دینا جواب ہوش نہ مادر کے تھے بجا (۱۳۵) فاقہ تھا تین دن کا اور انبوہِ اشقیا
پوچھیں نبیؐ جو حال مرے پیارے بھائی کا
کہیو ہجوم ہے ساری خدائی کا

www.emarsiya.com

پیارو وہاں چلے ہو جہاں کا نشاں نہیں　رہبر نہیں رفیق نہیں کارواں نہیں
بچے ہو ساتھ باپ نہیں اور ماں نہیں (۱۳۶) زخموں سے چور چور ہو تاب و تواں نہیں
منزل تلک غضب کی ہے تنہائی راہ میں
بھائی سے ہوشیار رہے بھائی راہ میں

پر زادِ راہ خوب ہے پیارو خدا گواہ　حبِّ حسینؑ ابنِ علیؑ طاعتِ الٰہ
راہِ خدا میں قتل ہوئے دونوں بے گناہ (۱۳۷) ہو گا یہ زادِ راہ بلاشک چراغِ راہ
بابا بھی جا چکے ہیں رسالت پناہ بھی
روشن ہے ان کی راہ سے پیارو یہ راہ بھی

پوچھے درِ بہشت پہ گر خازنِ جناں　تم کون ہو کہاں سے ہوا ہے گذر یہاں
ہاں افصح العرب کے نواسو نثارِ ماں (۱۳۸) اس دم کہیں نہ پیاس سے لکنت کرے زباں
کہنا کہ ہم شبیہِ پیمبرؐ کے بھائی ہیں
شبیرؑ کے فدائی ہیں اور کربلائی ہیں

www.emarsiya.com

غش میں سنا جو دونوں نے زینبؑ کا یہ بیاں   گھبرا کے آنکھیں کھول کے بولے وہ نیم جاں
اے اماں جان جاتے ہیں اب ہم سوئے جناں (۱۳۹) حرمت کا آپ کی رہے خالق نگاہباں
یہ کہہ کے منہ پھرائے تو تیور بدل گئے
تسلیم کی اشاروں سے اور دم نکل گئے

اتنے میں آئے روتے ہوئے شاہِ دوجہاں   پرسا دیا بہن کو بصد نالہ و فغاں
لاشوں کو لے کے جانبِ میداں ہوئے رواں (۱۴۰) بس اے دبیرؔ خامے کی اب روک لے عناں
محشر کا شور خیمۂ شاہِ زمن میں ہے
اب گفتگو جدائی کی دولہا دلہن میں ہے

---

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com